غزلیں

پی۔پی۔سریواستو رندؔ

○

مستقل دھوپ میں، اک عمر کا جاگا، وہ شخص
آج صدیوں کی تھکن اوڑھ کے سویا، وہ شخص

اجلے خوابوں کے لیے، گاؤں سے ہجرت کی تھی
شہر میں ہار گیا اپنی ہی دُنیا، وہ شخص

گھر کی دیوار کو اب پکڑے ہوئے چلتا ہے
ٹھوکروں میں تھا کبھی جس کے زمانا، وہ شخص

جو کبھی اونچی کلاہوں پہ بہت نازاں تھا
بن گیا اپنی ہی بستی میں تماشا، وہ شخص

گھر کی کھونٹی پہ ٹنگے وقت نے آنکھیں کھولیں
آج سناٹے میں اِس زور سے چیخا، وہ شخص

اب تو ہجرت کے لیے دوسرا جنگل بھی نہیں
یاد آیا جو قبیلہ، بہت رویا وہ شخص

رندؔ مرگھٹ تھا، کہ شمشان تھا سارا ماحول
کب تلک جسم کے تابوت کو ڈھوتا؟ وہ شخص!

آر۔16، سیکٹر۔XI، نوئیڈا، موبائل: 9711422058

ظفر اقبال ظفرؔ

○

نہ نیند اور نہ آنکھوں میں خواب اُترے گا
دل و دماغ میں بس اضطراب اُترے گا

بہت اندھیرا تری بستیوں میں پھیلا ہے
دُعا کو ہاتھ اُٹھا آفتاب اُترے گا

جھکاؤ سر کو خدا کے حضور تم اپنا
نہیں تو تم پہ خدا کا عتاب اُترے گا

تمازتوں کا اثر ٹوٹنے ہی والا ہے
سنا ہے شہر میں میرے سحاب اُترے گا

ہر ایک شخص ہی اندر سے ٹوٹا پھوٹا ہے
ہمارے شہر میں اب انقلاب اُترے گا

تمام شہر ہی مسمار ہو رہا ہے ظفرؔ
اب اس سے بڑھ کے بھلا کیا عذاب اُترے گا

170، حیلدار، فتح پور (یوپی)، موبائل: 9379512431